



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الصلوة والسلام علیک یا رحمة للعالمین

تحقیق اُستن حنانہ

نفسِ نعلین

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مُفسرِ اعظم پاکستان
 حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل
 ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اس غلطی کو صحیح کر لیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com



بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت عارفِ ربوی قدس سرہ فرماتے ہیں

أستن حنانه از هجر رسول ناله میزد همچون ارباب عقول در میان مجلس وعظ

آنچنان کروے آگاہ گشت ہم پیرو جوان

ستوں گریہ کنان حضور پاک ﷺ کی چہائی سے غمزدن کی طرح روتا تھا۔ وعظ مجلس میں تمام بیرو جوان صحابہ کرام نے اس کی آواز سن لی۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ اس حدیث شریف سے منقول فرمایا ہے جسے تمام محدثین نے اپنی معتبر سندرات کے ساتھ اپنی تصانیف میں درج فرمایا ہے۔ اس صحابہ صحاح کے علاوہ محدثین کرام کی اکثر و بیشتر کتابوں میں یہ واقعہ موجود اور ایسا معتبر و مستند کہ بمطابق اصطلاح حدیث سے حدیث متواتر مانا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی شارح تفسیر بیضاوی اور طاعی قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور امام احمد قسطلانی فی شرح بخاری اور امام زرقانی شارح مواہب لدنیہ و دیگر محققین نے اپنی تصانیف میں اس کے متواتر ہونے پر بڑے دلائل قائم فرمائے ہیں۔

یہ واقعہ جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بخاری شریف میں روایت فرمایا اس طرح ہے

كان الجلعع يقوم عليه النبي ﷺ فلما وضع له المنبر استعنا للجلعع مثل اصوات العشار

یعنی جب محبوب خدا ﷺ اُٹھ کر کھڑے ہوئے تو تعمیر مسجد میں ایک ستون سے پشت مبارک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ چند روز میں کسی صحابی نے لکڑی کا منبر تیار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ اس سے منہ پر خطبہ کے لئے تشریف لے گئے تو وہ ستون نبی پاک ﷺ کے فراق سے زار و قطار رونے لگا۔ اُس ستون کا رونا اس قدر زوردار تھا کہ مسجد کے دروازے پر اہل گئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے حضرت انس فرماتے ہیں

حتى اوتيح المسجد بخواره

یعنی اور اس کا رونا اتنا پرتا پرتا تھا کہ حاضرین مجلس پر ایک کیف طاری ہو گیا۔

حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں

وفي رواية سهل وكثر يكانو الناس لما راوا به۔



مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا کہ ستون کا گریہ حضور پاک ﷺ کی وجہ سے تھا۔

اس کی دلیل حدیث شریف میں ہے چنانچہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا

ان هذا بكى لما فقد من الذكر

اس روایت میں الذکر سے حضور نبی پاک ﷺ مراد ہیں۔ علامہ شہاب الدین غفاری نے نیم الریاض، شرح

شفاء، قاضی عیاض میں تصریح فرمائی ہے۔

در تحبیر مانند اصحاب رسول

کز چہ می نالد ستون با عرض و طول

استن حنا کا گریہ سن کر تمام صحابہ کرام کو حیرت ہوئی کہ ان کے عرض طول میں بے رونے کی آواز کیوں آ رہی ہے۔

اس شعر میں مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے لفظ عرض و طول کے اطلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ ستون کے ہر رگ و ریشہ سے رونے کی آواز آ رہی تھی اس بات کی حضرت ابی بن کعب کی روایت سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

رکھا قال حتی تصدع وانشق۔

یعنی جب حضور سرور عالم ﷺ نے اپنے عاشق زار کا یہ حال دیکھا تو ممبر سے آڑ کر اُسے گلے لگایا۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کھاکر فرمایا

لو لا التلمذ لم یذل هذا الی یوم القيمة محمدنا علی مقارنہ رسول اللہ۔

یعنی اگر میں اُسے گلے نہ لگتا تو وہ قیامت تک اس طرح میری جدائی میں دھاڑیں مار مار کر روتا رہتا۔

حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے جب ستون کو ہاتھ لگایا تو وہ خاموش

ہو گیا۔

امام اسراغنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے اُسے روتا دیکھ کر اپنے پاس بلایا تو ستون حنا نہ

ارشاد گرامی سن کر زمین چیرتا ہوا بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اُسے گلے لگایا اور تسلی دے کر فرمایا اپنے

اصل مقام پر لوٹ جا چنانچہ پھر وہ واپس لوٹا۔ امام اسراغنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قول سے بعض نے سمجھا کہ استن

حنا نہ کا واقعہ دوبار ہوا۔ ملا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں یہ واقعہ صرف ایک بار ہوا ہے۔ امام اسراغنی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کے قول میں صرف تغایر لفظی ہے۔



گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون

گفت جانم در فراقت گشت خون

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ستون تو کیا چاہتا ہے اُس نے عرض کیا حضرت! میری جان آپ ﷺ کے فراق میں خون خون ہوگئی ہے۔

عراقی مرحوم ستون حنّانہ کی طرف سے یوں ترجمانی فرماتے ہیں:

مردن و خالے شدنی بھتر گھنے تو زیستن

سوختن خوشہ بسے گزروئے تو گردم جدا

یہ مضمون مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے داری شریف کی حدیث پاک سے لیا ہے اور جب تک مکالمے کا مضمون چلتا رہے گا اسی داری کی حدیث پاک سے ناخود ہوگا۔

از فراق تو مرا چوں سوخت جان

چوں تنالیم نے تو اسے جان کجھان

جب آپ ﷺ کے فراق سے میری جان نکل گئی تو مجھ اے جان جہاں آپ ﷺ کے بغیر کیوں شہروں۔

عارف رومی اس کے مطابق فرماتے ہیں فیضانِ اویسیہ

www.FaizAhmedQwaisi.com

یار چوں رفت آن بخوبی از ہمہ عالم فزون

در فراقش از ہمہ عالم فزون خواہم گریست

ستون حنّانہ نے اپنی گریہ کی علت کا اظہار ان الفاظ سے کیا

مسندت من بودم از من ناخنتی

بر سر منبر مسند ساختی

پہلے میں آپ ﷺ کا کتیرا گناہ تھا آپ ﷺ نے مجھ سے روگردان ہو کر دوسرے ممبر کو نکلیے بنا دیا جب آپ ﷺ نے مجھ سے منہ پھیر لیا تو میرا حال یوں ہی ہے جیسے کسی نے کہا



جدا زروے توام زندگی نصیب مباد

درانجمن کہ گلے نیست عندلیب مباد

جب ستون نے اپنا بیان ختم کیا تو حضور پاک ﷺ اس سے یوں گویا ہوئے۔

پس اولش گفت اے نیکو درخت

اے شدہ باسر تو ہمارا بخت

گر جی خواہی تو اُنخلے کیند

میں قبی وغیرہی از تو منیوہ چنند

حضور نبی پاک ﷺ نے ستون سے فرمایا اے مبارک درخت خوش نصیبی تم سے ساتھ ہمارا ہو گئی ہے لہذا اگر تیری خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے مجبور کا سر نیز تاج بادے اور شرف اور عزت سے نوازا کر دے گا۔ اگر تیری خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے بہشت کا سر و بادے اور تو ہمیشہ ہمیشہ تک لے کر تازہ رہے۔

یہ مضمون حضرت برید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے ہیں جو راوی شریف کے علاوہ دوسری مستند کتب مثلاً شفاء قاضی میاض و مواہب لدنیہ و زرقانی وغیرہ میں موجود ہیں۔ حدیث شریف میں یوں ہے

قال لعن السی اللہ ان شئت لا ورنہ لانی الخائط اللدی کنت فیہ نبت لك عروقک

وہکمل خلقک و یجدد لك ارنک و یجدد لك حرص و لمرۃ وان شئت اغرسک

فی الجنة فیما کل اولیاء اللہ من ثمرک۔

حضور پاک ﷺ نے اس ستون سے فرمایا اگر چاہے تو تجھے اس باغ میں بودیا جائے جہاں تو پہلے تھا اور تیرے رگ دریشہ کو نکال کر دیا جائے تاکہ مجھ کو بان خدا تیرا پھل کھائیں۔

حضور محبوب خدا ﷺ نے ستون سے یہ ارشاد و گرامی فرمایا کہ ستون کی طرف کان مبارک لگا یا جیسے کسی راز دان سے بات سننے کا انتظار کیا جاتا ہے چنانچہ حدیث کا جملہ ملاحظہ ہو

ثمہ اصفی واسلہ النبی ﷺ یستمع ما یقول

حضور نبی پاک ﷺ کا وہ راز دان عاشق زار اپنے محبوب کریم، رؤف رحیم ﷺ کے لطف و کرم کی وسعت دیکھ کر عرض



کرتا ہے۔

گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش

بشنوای غافل کم از از چوے مباش

میں وہ بٹنا چاہتا ہوں جسے بقاء میں اے غافل تو بھی ایک کڑی سے کم نہ ہو۔

پہلا مصرعہ حدیث شریف کا بقایا ہے چنانچہ داری شریف میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

ستون نے یوں عرض کیا

فقال بل تفرسني في الجنة فيما كل مني اولياء الله واكون في مكان لا ابلى فيه۔

یعنی اے مروید، اے حبیب خدا! مجھے جنت میں دکھا کہ میرا کچھ اولیاء اللہ کھائیں اور میں ایسی جگہ رہتا چاہتا ہوں جہاں میں پرانا رہوں نہ مجھے فنا ہو۔

داری شریف میں ہے

فسمعہ من ولیدہ

یعنی ستون کے مضمون کی وضاحت قریب پیچھے دیکھ لیں۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجملہ ان سامعین میں ایک ہر کہ نامی بھی تھے جب حضور نبی پاک ﷺ نے ستون کے معروضات سن لئے تو اللہ تعالیٰ کے دے ہوئے اذن و اختیار سے فرمایا۔ اے ستون جیسے تو نے چاہا میں نے ویسے ہی کر دیا۔ اس کے بعد حضور نبی پاک ﷺ نے ستون کے متعلق ارشاد فرمایا

اختر دار البقاء علی دار الفناء

یعنی ستون نے دار البقاء کو دار الفناء پر ترجیح دی۔

مصرعہ ثانی میں حضرت مولانا دوم رحمۃ اللہ علیہ اپنے دستور کے مطابق سائل کو تنبیہ فرماتے ہیں کہ اس جہاد نے تو دنیاے فانی اور اس کی چند روزہ بہار کو کلات مار دی اور عالم بقاء کو پسند فرمایا۔ لیکن اے غافل انسان تیرے اُوپر افسوس ہے کہ باوجود عاقل و ذی روح ہونے کے دار الفناء یعنی دنیاے دوں پر قریبیت ہے اس پر تیری عقل کا ماتم کرنا چاہیے۔ یہ مطلب شارحین نے بیان فرمایا ہے لیکن سلسلہ مشائخ کے سر تاج حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ اور فرماتے ہیں جسے امام احمد قسطلانی شارح بخاری، محدث ابوالقاسم بخاری کی روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں



وكان الحسن اذا حدث بهذا الحديث بكى لم قال يا عباد الله الخشية تحن الى رسول الله شوقاً

لمكانه من الله فانتم احق به ان تشفقوا الى لقاته۔

یعنی حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہے کہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرمایا کرتے تھے اے خدا کے بندو ایک کلمہ رسول اللہ ﷺ کے شوق میں اتار دو تو تم اس سے زیادہ مستحق ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے مشتاق ہو۔

آن ستون رادفن کرد اندر زمين

کچھ چکرم مردم حشر مگر و يوم دیں

اس ستون کو زمین میں دفن کر دو جو قیامت میں لوگوں کی طرح اٹھایا جائے گا۔
حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مضمون داری شریف اور باقی تمام صحاح کی روایت کا مجموعہ ہے روایت کے الفاظ یہ ہیں

الفاظ یہ ہیں

فعرہ رسول اللہ ﷺ تحت المنبر

جب نبی پاک ﷺ استون کے مکالمے سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو فرمایا کہ ستون کو میرے منبر کے نیچے دفن کرو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

وكان اذا صلى النبي ﷺ جعل

www.FaizAhmedQwaisi.com

حضور نبی پاک ﷺ اس ستون کی طرف منبر کے کنارے سے گئے۔

حضرت اسماعیل کی روایت میں ہے کہ اُسے چھت میں رکھا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اُسے مسجد کے صحن میں دفن کیا گیا۔ ان مختلف اقوال کی تطبیق نیم الریاض میں یوں بیان ہوتی ہے

هذا الاثناعشار عانه جعل هذا الابنا في مامر انه جعل في السقف او دفن تحت المنبر

او في المسجد قريبا منه بجواز وضع النبي ﷺ تحت المنبر ثم رفع في السقف

لئلا يد اس بالا رجل تكويماً لآثر رسول الله ﷺ

یعنی ان تینوں روایتوں میں منافات نہیں اس لئے کہ ابتدا میں ستون کو مسجد میں منبر کے تحت دفنایا گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک کی عزت و احترام کی وجہ سے کہ لوگوں کے قدم ان مقدس نشانات پر نہ آئیں ستون کو منبر سے نکال کر



حسرت پر لگایا گیا۔

حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ لکھتے ہیں کہ ستون کو ڈن کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اب وہ جماد و ربیعہ بلکہ عیشی مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میں شام ہو گیا۔ یہی مذہب حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے چنانچہ انہوں نے معصومانی میں تصریح بھی فرمائی ہے اور یہ معاملہ دنیا بھی نہیں بلکہ فطرۃ الہیہ کے عین مطابق کیونکہ جسے بھی اللہ تعالیٰ کسی محبوب سے آفت نصیب ہو جاتی ہے تو وہ اس محبوب خدا کے لغو قدم کی برکت سے ایسے مراتب پالیتا ہے اصحاب کہف کے کتبے کا واقعہ ہمارے لئے بہترین شاہد عدل ہے۔ چنانچہ امام عبدالباقی زرقانی شرح مواہب لدنیہ اور علامہ شہاب الدین خفاجی ہم اریاض میں لکھتے ہیں

کلب و حب اهل الخیر نالہ ہر کتبہم و شرفہ صحتہم حتی ذکر اللہ فی کتابہ فالخشبة تحن

والکلب یحب و ہذا عبرۃ لاولی الالباب

یعنی اصحاب کہف کا کتا اولیاء اللہ کی محبت بابرکت ہے وہ مرتبہ حاصل کر لیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے بچے کا نام قرآن مجید میں بیان فرمایا اور ستون کی محبت اور اس کا ردنا مشہور واقعہ ہے جس سے عقلمندوں کو ہجرت حاصل کرنی چاہیے۔ بہر حال اس واقعہ سے یقین ہو گیا کہ عیشی مصطفیٰ ﷺ ایک ایسی دولت ہے کہ اگر جماد کو بھی نصیب ہو تو وہ بھی بہت اعلیٰ مراتب سے فائز الرام ہو جاتا ہے اگر ایک آدمی کلہ کو انسان کا سینہ سمجھ معنی میں اپنے نبی پاک ﷺ کے عشق سے مغموم ہو تو نہ معلوم کہاں سے کہاں تک اس کی رسائی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عیشی محمد مصطفیٰ ﷺ کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین

www.FaizAhmedOwaisi.com

بجاء النبی الکریم ﷺ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری فیض احمد اویسی رضوی عفری

